گلاسکو کے نئے مشن ہاؤس کا افتتاح

سورۃ جمعہ کی تفسیر اور فرائیڈے دی ٹینتھ کی تشریح

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۸۵ء بمقام گلاسکو سکاٹ لینڈ)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ جمعہ کے آخری رکوع کی تلاوت کی:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (الجمعہ: ۱۰-۱۲)

اور پھر فرمایا:

یوں تو ہر جمعہ بہت مبارک ہوتا ہے اور مومن کی زندگی کے لئے ایک خاص برکتوں کا دن ہے۔ جمعہ کے ساتھ بہت سے فضل وابستہ ہیں، بہت سی برکات جمعہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق جمعہ کے دن، جمعہ کے بعد اور سورج غروب ہونے سے پہلے بعض ایسی گھڑیاں بھی آتی ہیں کہ جن کو نصیب ہو جائیں ان کے مقدر جاگ اٹھتے ہیں۔ ایسی

گھڑیاں بھی آتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی طور پر دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔

حدیث میں جو یہ خوشخبری دی گئی ہے اس کی بنیاد بھی سورۂ جمعہ میں موجود ہے:

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

یہاں اللہ کے جس فضل کا ذکر ہے اسی کی تشریح آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے۔ اگر چہ بظاہر عام دنیا کے کاروبار اور دنیا کی منفعتیں مراد لی جاتی ہیں اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ فضل سے مراد تجارتوں کے منافع ہیں۔ لیکن ہرگز ایسا نہیں وہ بھی اس آیت کا ایک منطوق ہے مگر بہت معمولی۔ اس آیت کا اصل منطوق وہی ہے جس کا ذکر آنحضرت ﷺ کی تفسیر میں ملتا ہے کہ جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کا نزول ہوتا ہے ۔دراصل جو فضل مراد ہیں وہی فضل اور اس کے ساتھ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ جوڑا گیا ہے کہ پھر کثرت کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرو، اس کا ذکر کروتا کہ تم غیر معمولی طور پر فلاح پاؤ۔

بہر حال جمعہ کا دن کسی پہلو سے بھی دیکھیں بہت ہی بابرکت دن ہے اور مومن کی زندگی میں ہر ہفتہ ایک نئی تازگی کا پیغام لے کر آتا ہے۔

جماعت احمدیہ سکاٹ لینڈ کے لئے یہ جمعہ خصوصیات کے ساتھ بہت مبارک ہے کیونکہ آج ہم جس عمارت کا افتتاح کر رہے ہیں جو ہم نے خالصۃً للہ اللہ کی رضا جوئی کی خاطر بہت مدت کے انتظار کے بعد حاصل کی ہے۔ جماعت احمدیہ سکاٹ لینڈ میں بڑی دیر سے یہ کمی محسوس ہوتی رہی کہ کوئی ایسا مرکز نہیں جہاں بیٹھ کر اپنی اجتماعی زندگی کو ترتیب دے سکیں اور اس علاقہ کو ایسی مرکزیت عطا ہو جائے جہاں جماعت اکٹھی ہو اور پھر مل کر خدا کی رضا کی خاطر، اس کے دین کی ترقی کے لئے منصوبے بنائیں اور اس مرکز کے گرد ہماری اجتماعی زندگی گھومنے لگے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بڑی دیر سے کوششیں کی جارہی تھیں ۔مختلف جگہیں تلاش کی جاتی رہیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسا مقدر تھا کہ کئی جگہیں جو ہاتھ میں آتی ہوئی نظر آتی تھیں پھر ہاتھ سے نکل جاتی تھیں ۔خود اس عمارت کا بھی یہی حال رہا۔ شروع میں جب اس کی قیمت اسی ہزار پونڈ مقرر تھی اس وقت بھی ہم اس کو لینے پر آمادہ تھے لیکن کچھ ایسی وجوہات درپیش ہوئیں کہ یہ پھر ہاتھ سے نکل گئی۔ پھر اس کی قیمت ساٹھ ہزار پونڈ مقرر ہوئی اس وقت بھی ہم اس کو لینے پر آمادہ تھے بلکہ پیشکش بھی کر دی تھی لیکن پھر بھی ہماری

وہ پیشکش قبول نہ ہوئی اور بظاہر یہی سمجھا گیا کہ اب یہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی۔ پھر اس کی قیمت چالیس ہزار مقرر ہوئی۔ اس وقت بھی ہم لینے پر آمادہ تھے اور چالیس ہزار پونڈ جو ہم نے پیشکش کی تو وہ نامنظور ہوگئی اور اس طرح پھر یہ ہاتھ سے نکل گئی۔ مختلف وقتوں پر جب غالباً ساٹھ ہزار تھی اس وقت ہماری طرف سے پچپن ہزار پیشکش ہوتی تھی۔ مختلف وقتوں میں یہ عمارت ہمارے قریب بھی آتی رہی اور دور بھی ہٹتی رہی۔ چنانچہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب دوست کچھ گھبرا گئے اور انہوں نے کہا کہ اب کیا کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اس وقت میرے منہ سے یہی بات نکلی کہ آپ فکر نہ کریں جتنی اس کی ابتدائی قیمت تھی ہمیں اس سے زیادہ نہیں دینی پڑے گی آپ انتظار کریں۔ چنانچہ یہ عمارت گھوم گھام کر بالآخر جماعت احمدیہ کے پاس پہنچ گئی اور اب ہمیں اس کی قیمت پینتیس ہزار پونڈ (35,000) دینی پڑی ہے۔

اگر چہ اس کی ظاہری حالت بہت خراب ہے۔ آپ یہاں جس ہال میں بیٹھے ہیں کافی وسیع کمرہ ہے میرا خیال ہے کہ اگر بھرا ہوا ہو تو تقریباً دوسو آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں اسی طرح کا ایک اور ہال اوپر ہے۔ جس ہال میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس کی حالت تو آپ کو خراب نہیں نظر آرہی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت نے اسے بہت محنت کر کے اس قابل بنایا ہے کہ یہ اچھا دکھائی دے رہا ہے ورنہ جس جگہ ابھی جماعت احمدیہ کے رضا کار کام نہیں کر سکے آپ اس جگہ کو جا کر دیکھیں تو یہ عمارت بہت ہی خستہ حالت میں ہے یا خستہ حالت میں تھی لیکن اب انشاء اللہ تعالیٰ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے رنگ بدلنے لگیں گے۔ اسی قسم کا ایک ہال اوپر بھی ہے پھر اس سے اوپر بھی ایک منزل ہے وہاں بھی بہت سے کمرے ہیں۔ خرچ تو کرنا پڑے گا اور کچھ مزید محنت کرنی پڑے گی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ عمارت جماعت کی موجودہ فوری ضرورتوں کو بھی پوری ہو سکے گی اور آئندہ چند سال تک بھی ہماری ضرورتیں پوری کرتی رہے گی۔ جو انجینئرز میں نے دیکھنے کے لئے بھجوائے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ ہم نے اسے خوب اچھی طرح دیکھا ہے اور ہر فنی نقطہ نگاہ سے اس کی پڑتال کی ہے۔ اس کا صرف ٹھوس پتھر کا ملبہ وہی موجودہ قیمت جو ہمیں دینی پڑ رہی ہے اس سے زیادہ قیمت کا ملبہ ہے اور یہ موقع اتنا اچھا ہے کہ اگر یہاں چٹیل زمین بھی پینتیس ہزار پونڈ میں مل جاتی تو وہ بھی ایک اچھا سودا تھا۔ اس لئے اس عمارت کو تو آنکھیں بند کر کے لے لینا چاہئے۔

جہاں تک جماعت کی ضروریات کا تعلق ہے اگر چہ موجودہ حالت میں جماعت کی تعداد تھوڑی ہے اور بظاہر اتنی بڑی عمارت کی ضرورت نہیں مگر ضرورتیں پھیلتی جاتی ہیں اس لئے مشورہ یہی تھا کہ بہر حال اس موقع کو ہاتھ سے نہیں کھونا چاہئے۔ چنانچہ ان امور کے پیش نظر فیصلہ تو بہت دیر سے تھا لیکن ہر منزل پر آ کر کچھ روکیں بھی پیدا ہوتی رہیں لیکن خدا تعالیٰ نے بالآخر ہر روک اٹھادی اور آج یہ مبارک جمعہ ہے جس میں ہم اس عمارت کا افتتاح کر رہے ہیں۔

جب میں افتتاح کہتا ہوں تو میری مراد وہ افتتاح نہیں جس کی دنیا میں رسم موجود ہے۔ اس افتتاح کے تو کوئی بھی معنی نہیں ہوتے اس افتتاح کی تو کوئی بھی حقیقت نہیں ہے کیونکہ اس میں تو چند آدمی اکٹھے ہو کر رنگ وروپ کا مظاہرہ کر دیتے ہیں، کچھ دکھاوے ہو جاتے ہیں، کچھ تصاویر ہو جاتی ہیں، فیتے کاٹے جاتے ہیں لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے حقیقت بالکل ویسی رہتی ہے اس میں کوئی بھی فرق نہیں پڑتا۔ ایک آیا یا دوسرا آیا الف نے افتتاح کروایا یا ب نے افتتاح کروایا یہ سب بے معنی اور حقیر چیزیں ہیں لیکن جب میں مذہبی نقطہ نگاہ سے افتتاح کی بات کرتا ہوں تو میری مراد اس قسم کا افتتاح ہے جس قسم کا سورۂ فاتحہ نے قرآن کا افتتاح کیا۔

ایک چھوٹی سی سورۃ ہے جو آغاز میں رکھ دی گئی ہے اور اس کا نام سورۂ فاتحہ رکھا گیا ہے اور اس کے اندر وہ تمام معانی ہیں وہ اور تمام بیج موجود ہیں جنہوں نے نشوونما پا کر قرآن کی شکل اختیار کرنی ہے اور اس سورۃ نے ان تمام مضامین پر حاوی ہو جانا ہے جو قرآن کی صورت میں قاری کو بعد میں نظر آنے ہیں۔ اس سورۃ میں ہر بلند ارادے کا افتتاح ہے۔ ہر عظیم حکمت اور علم کے سمندر کا افتتاح ہے۔ اس عظیم عالمی جدوجہد کا افتتاح ہے جس کا ذکر تفصیل سے قرآن کریم میں ملتا ہے اور ان تمام مطالب کا افتتاح ہے جو اتنے پھیلے ہوئے ہیں کہ خود قرآن کریم کے اپنے دعویٰ کے مطابق

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف:۱۱۰)

کہ محمد مصطفی ﷺ پر جو کلمات نازل ہو رہے ہیں ان میں ایسے بے انتہا مطالب ہیں کہ اے محمد! اب تو خدا کی طرف سے یہ اعلان کرنے کا مختار ہے۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا

لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ ان سے کہہ دے کہ اگر یہ سارے سمندر بھی ان کلمات کو لکھنے لگیں جو میرا رب نازل فرما رہا ہے یہاں لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ کہہ کر اپنے رب کی نسبت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیر کر یہ معنی پیدا کر دیے کہ خدا کے کلمات تو لا متناہی ہیں لیکن وہ کلمات جو محمدؐ کے رب کی طرف سے محمدؐ پر نازل ہو رہے ہیں ان کا بھی یہ حال ہے کہ اگر سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور ان کلمات کے مطالب لکھنے لگیں لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ اے محمدؐ تو کہہ دے کہ سمندر خشک ہو جائیں گے مگر میرے رب کے کلمات خشک نہیں ہوں گے وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا خواہ ہم ان کی مدد کے لئے ویسے ہی سمندر لے آئیں تب بھی محمدؐ کے رب کے کلمات ختم نہیں ہوں گے اور سمندر پر سمندر ختم ہوتے چلے جائیں گے۔

یہ وہ کلام ہے جس کا افتتاح سورۂ فاتحہ نے کیا ہے۔ایک چھوٹی سی سورت جو سات آیات پر مشتمل ہے جسے آپ دن میں بیسیوں مرتبہ نمازوں میں بھی اور اس کے علاوہ بھی پڑھتے ہیں اور یہ کلام پاک کا افتتاح کرنے والی سورۂ ان معنوں میں بھی ہے کہ اس میں ہر مضمون کا بیج موجود ہے۔ ہر عظیم الشان منزل کا ذکر ہے جس کے اوپر حضرت محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے غلاموں نے قدم مارنے تھے۔ مستقبل کی تمام عظیم الشان خوشخبریاں اس میں موجود ہیں۔کوزے میں دریا بند کرنے کا محاورہ آپ نے سنا ہوا ہے لیکن حقیقت میں کوزے اور دریا کو آپس میں وہ نسبت نہیں ہے جو کلام الٰہی کی وسعتوں کو سات آیات سے اختصار اور طوالت کے لحاظ سے ہو سکتی ہے یعنی اس کے باوجود سورۂ فاتحہ میں سب کچھ موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو علوم آسمان سے نازل فرمائے ان کی روشنی میں آپ نے سورۂ فاتحہ کی جو تفسیر آپ نے لکھی اور پھر حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ملائکہ کے ذریعہ جو علوم عطا فرمائے اور سورۂ فاتحہ کے جو مضامین عطا کئے ان پر نظر کریں تو انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ اس چھوٹی سی سورت میں کیا کیا باتیں موجود ہیں۔

پس اس سورت نے ہمیں افتتاح کا اصلوب بھی سکھا دیا ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ جب خدا

کے مومن بندے افتتاح کیا کرتے ہیں تو اس سے کیا مراد ہوا کرتی ہے۔ وہ افتتاح کرتے ہیں بڑی بڑی عظمتوں کا، وہ افتتاح کیا کرتے ہیں لامتناہی معارف اور علوم کا، وہ افتتاح کرتے ہیں ایسی ایسی عظیم الشان فتوحات کا جن کا اس وقت افتتاح ہو رہا ہوتا ہے اس وقت عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا اور وہ چھوٹی سی چیز میں یا اس چھوٹی سی تقریب میں ترقیات کے وہ سارے بیج موجود ہوتے ہیں جن سے وہ عظیم الشان تناور درخت جو بننا ہوتا ہے۔ جس نے نشوونما پا کر ساری دنیا کو ہریاول پھل اور پھول عطا ہونے ہیں اور اس ایک درخت نے پھیل کر تمام دنیا پر سایہ کر دینا ہے۔ یہ ساری باتیں اس چھوٹے سے بیج میں موجود ہوتی ہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جماعت احمدیہ کا افتتاح فرمایا تو وہ اسی قسم کا افتتاح تھا۔ اس میں یہی مثال دی گئی تھی کہ میں جو بیج بو رہا ہوں یہ بظاہر ایک حقیر، بے معنی اور ایک چھوٹا سا بیج ہے لیکن ایک وقت یہ تناور درخت کی صورت میں ظاہر ہوگا اور اتنا عظیم الشان درخت ہوگا کہ اس کی شاخیں تمام دنیا پر محیط ہو جائیں گی اور اس کے پھل اور پھول سے تمام دنیا استفادہ کرے گی اور اس کی رحمت کے سائے ساری دنیا پر حاوی ہو جائیں گے۔ اس وقت کون سوچ سکتا تھا کہ یہ افتتاح حقیقت میں ان سارے امور پر منتج ہوگا۔ کس کے وہم وگمان میں یہ بات آ سکتی تھی کہ قادیان سے ایک شخص جو خود بھی گمنام ہے اور اس کی بستی بھی گمنام ہے ایک عجیب سا دعویٰ کر رہا ہے، ایک چھوٹی سی جماعت کی بنیاد رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ساری دنیا پر اس کی شاخیں پھیل جائیں گی اور تمام دنیا پر اس کا سایہ دراز ہو جائے گا اور دور دور سے قومیں آئیں گی اور اس سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اگر اس دعویٰ کو دنیا کی نظر سے دیکھا جاتا تو ایک دیوانے کی بڑ معلوم ہوتی تھی۔ اسی لئے دنیا خدا تعالیٰ کے انبیاء کو دیوانہ کہا کرتی ہے۔ اس لحاظ سے وہ بھی سچے ہیں کیونکہ جب ایمان کی آنکھ سے ہٹ کر دیکھا جائے تو وہ دعاوی اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ان کے انجام کو ان کے افتتاح سے کوئی نسبت ہی نہیں ہوا کرتی۔ جب لوگ آغاز دیکھ رہے ہوتے ہیں اس وقت وہ اس آغاز میں انجام کی تصویریں دیکھ رہے اور بڑے بڑے دعاوی کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت کے دنیا دار لوگ اگر انہیں دیوانہ کہیں تو ان کی ناسمجھی یا بیوقوفی جو بھی آپ کہہ لیں لیکن جب آپ ایمان کی آنکھ سے ہٹ کر دیکھیں گے تو دیوانگی کے سوا اس کا کوئی اور نام نہیں رکھا جا سکتا۔

آنحضرت ﷺ جنگ احزاب کے موقع پر خندق کھودنے کے دوران جب ایک پتھر توڑ رہے تھے تو اس کی چنگاریوں میں آپؐ نے کیا دیکھا تھا۔ کہیں یمن کے محلات کی چابیاں آپؐ کے ہاتھ میں دی گئیں، تو کہیں قیصر و کسریٰ کے خزانے آپ کو دکھائی دیئے اور ہر نظارے کے ساتھ آپؐ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے تھے۔ اس وقت دیکھنے والے تو بہرحال مومن تھے۔ وہ جانتے کہ یہ ساری باتیں سچی ہیں اور لازماً سچی ہوں گی لیکن اگر اس وقت وہاں کوئی کافر (جو اپنی بدقسمتی کی وجہ آپ پر ایمان نہ لا سکتا تھا) موجود ہوتا تو وہ یہ نظارہ دیکھ کر ہنستا ہوا اپنے گھر واپس لوٹ آتا اور کہتا کہ اس شخص کا بھی عجیب حال ہے پیٹ پر فاقے کی وجہ سے دو پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ دو وقت کی روٹی کیا چوبیس چوبیس گھنٹے کا فاقہ اس شخص پر پڑ رہا ہے اور اس کے غلام ایک ایک پتھر باندھ کر پھر رہے ہیں اور مزدوری کر رہے ہیں اور جب وہ شکایات کرتے تو اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھاتا ہے اور کہتا کہ دیکھو میرے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہیں اور باتیں یہ کر رہا ہے کہ خدا کی قسم قیصر کی حکومت بھی میرے پاؤں تلے آئے گی اور کسریٰ کی حکومت بھی میرے پاؤں تلے آئے گی اور یمن کے محلات کی چابیاں بھی خدا میرے سپرد کر دے گا۔ تو یہ بھی اس وقت ایک افتتاح ہو رہا تھا۔ دنیا کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ یہ ساری باتیں سچی ہو کر رہیں گی۔

پس مذہبی دنیا میں جن افتتاحات کا تعلق اللہ کی ذات اور اس کے توکل پر ہوا کرتا ہے۔ جن کا تعلق ان خوشخبریوں اور ان دعاؤں کے ساتھ ہے جو ایک نہ ختم ہونے والے خزانے کی صورت میں ہمارے لئے موجود ہیں، لامتناہی ترقیات کی وہ خوشخبریاں جو آنحضرت ﷺ کی زبان سے ہمیں عطا کی گئیں ان خوشخبریوں پر بنا رکھتے ہوئے جو افتتاح کیا جاتا ہے، ان دعاؤں کی بنا پر رکھتے ہوئے جو افتتاح کیا جاتا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے اپنی امت کے لئے پیچھے چھوڑی ہیں تو اس افتتاح کو عام دنیا کے افتتاح سے کوئی بھی نسبت نہیں۔ جو افتتاح رضائے باری تعالیٰ کی خاطر، اس کا نام بلند کرنے کے لئے اور اس کے ذکر کو وسیع کرنے کے لیے، تمام دنیا میں اس کے ذکر کو پھیلانے کے لئے کیا جاتا ہے اس افتتاح کے ساتھ عام دنیا کے افتتاح کو نسبت ہو ہی کیا سکتی ہے۔

پس آج ہم جس افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ اِسی قسم کا افتتاح ہے، یہ ویسا ہی افتتاح ہے جیسے سورۂ فاتحہ نے ہمیں سکھلایا کہ یوں افتتاح ہونا چاہئے۔ اپنے اختصار میں بھی

بلند ارادوں اور بلند ہمتوں کے لامتناہی مضامین اکٹھے کردو اپنے اختصار میں بھی لامتناہی ترقیات کے بیج بودو۔ بلند ارادے لے کر ایک چھوٹی سی اینٹ کو بنیاد میں رکھو اور فیصلے یہ کرو کہ اس اینٹ سے ہم نے اتنے عظیم الشان محلات تعمیر کر دینے ہیں کہ تمام دنیا کی قومیں جو بھی اس میں پناہ لیں تو وہ ان کے لئے چھوٹے نہ ہوسکیں۔ ایسے افتتاح کرو جیسے محمد مصطفی ﷺ نے افتتاح فرمائے، ایسے افتتاح کرو جیسے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے افتتاح فرمائے اور پھر اللہ پر توکل رکھو پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ ان افتتاحات میں کتنی برکتیں نازل فرماتا ہے، کتنی برکتیں رکھ دیتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے بھی اسی قسم کے افتتاح کا تصور باندھا جب یہ شعر کہا:

ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

(کلام محمود: صفحہ ۱۲۰)

یہ وہی جنگیں ہیں جن کے میدان آج سکاٹ لینڈ میں بھی کھلے ہوئے ہیں۔ یہ وہی درخت ہے جس کا بیج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بویا تھا اور دنیا کو یہ خبر دی تھی کہ اس کی شاخیں تمام دنیا پر پھیلیں گی اور تمام دنیا اس کے رحمت والے سایہ سے فیض پائے گی۔ آج اس کی ایک شاخ سکاٹ لینڈ میں بھی پہنچی ہوئی ہے اور اسی کو مزید طاقت دینے کے لئے ہم یہ سارے کاروبار کر رہے ہیں اس لئے بظاہر یہ ایک معمولی سا افتتاح ہے، ایک بوسیدہ اور پرانی عمارت کا افتتاح ہے جو دنیا کی نظر میں اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے اور اتنی بوسیدہ ہوگئی کہ ہر نئی بار اس کی قیمت پہلے سے کم پڑتی رہی گویا وہ اپنی عمر کے کنارے پر پہنچی ہوئی عمارت ہے مگر یہ عجیب دیوانی جماعت ہے کہ اس کا آج افتتاح کر رہی ہے لیکن دنیا کی نظر میں دیوانی ہے خدا کی نظر میں نہیں۔ ہم نے اس عمارت میں نئی زندگی ڈالنی ہے۔ اس عمارت کے تن مردہ کو نئی روح بخشنی ہے۔ ہم نے اس عمارت میں ذکر الٰہی کر کے اس کے بھاگ جگانے ہیں، اسے نئے نصیب عطا کرنے ہیں۔ یہ ہے وہ افتتاح جو ہم آج کر رہے ہیں اور اگر آپ اس روح کے ساتھ اس کے درودیوار پر محبت الٰہی کے نقش کر دیں گے۔ اگر آپ ایسی روح اور انہی نیک ارادوں کے ساتھ ذکر اور درود کے ساتھ اس عمارت کی فضاؤں کو بھر دیں گے تو اس کی ساری نحوستیں اور ساری بوسیدگیاں ہمیشہ کے لئے اس کو چھوڑ دیں گی اس عمارت پر

نئی رونق آجائے گی، اس عمارت کا چہرہ پہچانا نہیں جائے گا، اس میں نور بس جائے گا، لوگ آئیں گے اور اس کے نور سے استفادہ کریں گے۔ یہ آپ ہی کے دل کا نور ہے جس نے اس عمارت میں منتقل ہونا ہے، یہ آپ ہی کی روحانی زندگی ہے جس نے اس عمارت کو زندگی بخشنی ہے اور جب آپ ایسا کریں گے تو یہ عمارت پھر آپ کو ان سب نیکیوں کا بدلہ دے گی۔ اس عمارت کا فیض پھر آپ کو بھی پہنچے گا۔ وہ نور جو آپ اس کو بخشیں گے، وہ زندگی جو آپ اس کو عطا کریں گے وہ ساری جماعتی زندگی اور سارے جماعتی نور کی شکل میں پھر ابھرے گی۔ یہ ہے الٰہی نظام جس کے ذریعہ چیزیں ایک دوسرے سے باہمی قوت پا جاتی ہیں اور بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پس آج ہم دعا کے ساتھ اس عمارت کا افتتاح کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عمارت کو ایک مذہبی، روحانی عمارت میں تبدیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس عمارت کے سارے گناہ جو ماضی میں یہاں ہو چکے یا وہ ساری بدکاریاں یا خدا تعالیٰ سے دوری کی باتیں جن کا کبھی اس عمارت سے تعلق رہا ہے، وہ مٹے ہوئے حرف کی طرح مٹ جائیں اور کوئی نشان ان کا باقی نہ رہے، اس عمارت پر نئی عبادتیں مرتسم ہوں۔ اللہ اور محمد کے نام لکھے جائیں، اللہ اور محمد کا ذکر اس میں چلے یہاں تک کہ اس عمارت کو بالکل ایک نئی زندگی عطا ہو جائے۔ پس ان ارادوں کے ساتھ ہم اس عمارت کا افتتاح کر رہے ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ افتتاح بظاہر معمولی ہے لیکن فی الحقیقت ہم بہت بڑے عزائم کے ساتھ، بہت بڑے نیک ارادوں کے ساتھ اس افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ارادے کا ذکر میں نے پہلے بھی کیا تھا اور وہ یہ تھا کہ جب ہم نے عمارت لی تو آپ میں سے بعض دوست کہہ رہے تھے کہ اتنی بڑی عمارت کو ہم نے کیا کرنا ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کسی بچے نے لفافہ میں دو گولیاں ڈالی ہوں اور لفافہ اتنا بڑا ہو کہ اس میں دس کلو گولیاں پڑ سکتی ہوں۔ خلخل کرتا خالی کمرہ اور اس میں دو چار آدمی بیٹھے ہوں یہ منظر بعض لوگوں کو اچھا نظر نہیں آیا اس لئے انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ عمارت کیا کرنی ہے، یہ تو بری لگے گی، ہم دو چار آدمی ہیں اتنی بڑی عمارت کیا کرتے پھریں گے۔

چنانچہ میں نے ان کو (یعنی جس نے مجھے بتایا میں نے) جواب دیا کہ اگر دو چار ہیں تو خدا

نے آپکو دو چار رہنے کے لئے تو نہیں بنایا۔ اول تو یہ کہ اگر آپ دو چار بھی ہیں تو اتنی بڑی عمارت کا حق پھر یوں ادا کریں کہ اس کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کو سجدے کریں، کونے میں دعائیں کریں اور اللہ کا ذکر بلند کریں۔ پھر یہ عمارت آپکو دو چار نہیں رہنے دے گی، یہ اپنے نمازی خود پیدا کرے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ بہت بڑی چھلانگ ماری اور کوئی بہت بڑی عمارت تعمیر کر دی تو دیکھتے ہی دیکھتے یہ محسوس ہوا کہ وہ عمارت چھوٹی تھی اور اس کے آباد کرنے والے اس کی وسعت سے کہیں زیادہ آگے نکل گئے۔ ہمیشہ سے جماعت کے ساتھ یہی سلوک ہو رہا ہے۔ ہمیشہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام **وسع مکانک** (تذکرہ صفحہ:۴۱) کو اس شان سے پورا ہوتے دیکھا ہے کہ کسی مکان کو وسعت دی اور پھر وہ مکان چھوٹا رہ گیا، پھر وسعت دی اور پھر چھوٹا رہ گیا اور **وسع مکانک** کا حکم کہ اپنے مکان کو وسعت دیتے چلے جاؤ یہ قائم رہا اسی طرح کبھی ایک دفعہ بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ جماعت احمدیہ نے کوئی عمارت بنائی ہو اور وہ عمارت بڑی رہ گئی ہو بلکہ چھوٹی ہو جاتی ہے۔ ابھی ہم نے انگلستان میں پچیس ایکڑ زمین اسلام آباد میں لی تو وہاں اتنی بڑی بڑی بلڈنگز ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ہم ان کو کیسے سنبھال لیں گے لیکن ابھی پورا سال بھی نہیں گزرا بلکہ صرف آغاز ہی ہوا ہے کہ وہ عمارت چھوٹی نظر آنے لگی ہے۔ وہاں ہم نے سکول بھی کھولنا ہے۔ بہت سے جماعتی پروگرام ہیں ایسے میں اب محسوس ہو رہا ہے کہ توسیع کے لیے درخواست کرنی پڑ یگی کیونکہ یہ عمارت تو ہمارے سارے کاموں کے لئے کافی نہیں ہے۔ پس خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جب آپ بڑی بڑی عمارتیں لیتے ہیں یا بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کام اتنے بڑھا دیتا ہے اور اسے آباد کرنے والے اپنے بندے اتنے عطا کر دیتا ہے کہ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ عمارتیں چھوٹی نظر آنے لگتی ہیں۔ تو یہ بھی میرا ایک ارادہ تھا کہ میں آپ کو یہ بتاؤں اور سمجھاؤں کہ آپ اس عمارت کو چھوٹا کر کے دکھائیں اور جلد از جلد چھوٹا کریں۔

پس آپ کے لئے پہلا پروگرام تو یہی ہے کہ تبلیغ میں اتنی کوشش کریں اور یہاں کے مقامی دوستوں کو اتنی جلدی اسلام سے روشناس کروائیں اور انہیں اسلام کی طرف کھینچ کر لے آئیں کہ ہمیں یہ عمارت دیکھتے ہی دیکھتے حقیقتاً چھوٹی دکھائی دینے لگی مگر یہ تو پہلی منزل ہے۔ دوسرا قدم پھر یہ ہوگا کہ

خدا تعالیٰ اس عمارت کے نتیجہ میں آپکو جو نئے نئے پھل عطا کرے گا وہ خود بیج بن جائیں، وہ خود نشو ونما کا ذریعہ بن جائیں۔ اگر آپکی جیبیں چھوٹی ہیں تو وہ وسیع جیبیں لیکر آپ کے پاس آ جائیں اور پھر آپ اپنے ماحول میں ارد گرد نئی عمارتیں اور نئی نئی زمینیں خریدنا شروع کردیں اور سکاٹ لینڈ کی فتح کے لئے اسے بیج بنادیں اور صرف گلاسگو فتح نہ ہو بلکہ اس عمارت میں سارے سکاٹ لینڈ کی فتح کا بیج بویا جائے۔ پس اگر آپ اس بلند ارادے کے ساتھ افتتاح کریں اور خدا پر توکل کریں تو آج آپ کو بظاہر یہ عجیب باتیں دکھائی دے رہی ہوں گی۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ یہ بہت بڑی بڑی باتیں ہیں لیکن اس سے زیادہ بڑی بات تو نہیں کہ فاقوں کے ساتھ پتھر توڑے جارہے ہوں اور قیصر وکسریٰ کی خوشخبریاں دی جارہی ہوں کہ قیصر وکسریٰ کے خزانے میرے ہاتھ دے دیئے گئے ہیں، ان کے محلات کی چابیاں مجھے پکڑا دی گئی ہیں۔ یہ دنیا کا افتتاح نہیں ہے اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ ایک مذہبی افتتاح ہے اور مذہبی افتتاح اسی قسم کی باتوں سے کیا جاتا ہے اور وہ جو خدا پر توکل رکھتے ہیں ان کی پگلی باتیں بھی خدا سچی کر کے دکھا دیتا ہے۔ ان کی پگلی باتیں بھی دنیا کے سیانوں کی باتوں سے اپنی عقل، اپنی حکمت اور اپنی معرفت میں آگے بڑھ جاتی ہیں۔ چونکہ یہ ایک مذہبی عمارت ہے اس لئے اس کا افتتاح بھی مذہبی اسلوب پر ہونا چاہئے۔ بلند ارادوں کے ساتھ افتتاح کریں اور پھر ان ارادوں کو جلد از جلد عمل کے سانچوں میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

جمعہ اور خوشخبریوں کی باتیں ہو رہی تھیں اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ یہ جمعہ اتفاق سے ایسا ہے کہ آج دس تاریخ کو ہو رہا ہے یعنی آج مئی کی دس تاریخ ہے اور جمعہ بھی ہے اور جب میں یورپ کے سفر پر تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کشفی نظارہ دکھایا تھا کہ سامنے ایک گھڑی ہے جس پر صرف دس کا عدد بہت نمایاں اور روشن ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے اور جس روز یہ نظارہ دیکھا وہ بھی جمعہ کا دن تھا یا ایک دن پہلے کی بات ہے مگر بہر حال میری زبان پر یہ جاری ہوتا ہے FRIDAY THE 10TH، اس پر مجھے تعجب بھی ہوتا ہے کہ The 10th سے مراد بظاہر تو تاریخ لگتی ہے اور گھڑی پر تاریخ تو نہیں لکھی گئی وہ تو گیارہ سے پہلے دس کا جو مقام ہوتا ہے عین اسی مقام پر دس کا عدد روشن ہے جو تاریخ کے طور پر نہیں بلکہ وقت کے طور پر ہے لیکن میں کہہ کیا رہا ہوں اس پر چونکہ اختیار نہیں تھا یعنی باوجود اس کے کہ ذہن اس حد تک کام کر رہا تھا، اس وقت یہ پتہ تھا کہ یہ گھڑی کا ہندسہ ہے تاریخ نہیں

ہے لیکن منہ پر جو الفاظ جاری تھے ان پر کوئی اختیار نہیں تھا۔ اور میں یہ کہہ رہا تھا کہ FRIDAY THE 10TH اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ جماعت کے لئے بہت بڑی خوشخبری عطا کی جارہی ہے۔ بہر حال میں نے اس کا ذکر خطبہ میں کیا تو متفرق رنگ میں اسکی تعبیریں کی جانے لگیں۔ اول تو خود مجھے تعجب تھا کہ اگر تاریخ مراد ہو تو پھر گھڑی پر دس کے عدد کے طور پر کیوں بنائی گئی ہے لیکن دل میں یہ تسلی تھی کہ اللہ تعالیٰ جب بھی اس کی تعبیر ظاہر فرمائے گا اس وقت بات سمجھ میں آ جائے گی لیکن اس وقت سے لے کر اب تک جماعت کی طرف سے مختلف رنگ میں مسلسل اسکی تعبیریں ہو رہی ہیں اور بعض لوگ تو اپنی تعبیر پر ایسی بناء کرتے ہیں کہ شرطیں تک لگا دیتے ہیں اور پھر مجھے بھی لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ میں پھر ان کو جواباً لکھتا ہوں کہ خدا کا خوف کرو جس کو خدا نے نظارہ دکھایا ہے اس کو تو معین طور پر وضاحت نہیں بتائی کہ اس سے کیا مراد ہے اور تمہیں اتنا یقین ہو گیا ہے کہ آگے سے شرطیں باندھنے لگے ہو مگر ہر مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔

بہر حال اس کی مختلف تعبیریں جو مجھ تک پہنچی ہیں ان میں سے چند قابل ذکر میں آپ کو بتاتا ہوں۔ جب دورہ سے واپس آ رہے تھے تو جلنگھم میں قیام کے دوران ایک گھر میں ایک صاحب نے اپنی ایک رؤیا بتائی جس میں خدا تعالیٰ نے چاند کی دسویں کی خوشخبری دی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ جب مجھے کسی عزیز نے فون پر یہ اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ کشفی نظارہ دکھایا ہے تو مجھے اپنی رؤیا یاد آ گئی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے چاند کی دسویں تاریخ مراد ہے نہ کہ انگریزی مہینوں کی دسویں۔ میں نے ان سے کہا کہ ٹھیک ہے آپ بے شک یہ مراد لیں کیونکہ خدا نے آپ کو ایک رؤیا دکھائی ہے ہو سکتا ہے کہ اس کا تعلق اس سے ہو لیکن جب تک خدا تعالیٰ یہ تعبیر ظاہر نہ فرما دے اس وقت ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ایک بات بہر حال یقینی ہے کہ خدا تعالیٰ جب جماعت کے لئے خوشخبری دکھائے گا تو اتنی نمایاں اور روشن ہو گی کہ دیکھنے والے کو نظر آئے گا۔ اس وقت تعبیروں کا وقت نہیں رہے گا بلکہ صاف دکھائی دے گا کہ ہاں یہ بات پوری ہو گئی۔ پھر بعض لوگوں نے مجھے خط لکھا کہ ہم نے حساب کیا ہے کہ یہ تاریخ مئی کی دسویں بنتی ہے یعنی آج۔ تو میں نے کہا کہ اللہ آپ کی زبان مبارک کرے اگر یہی دسویں ہو تو میرے لئے اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ کشف جلدی پورا فرما دے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے تو سال نہیں بتایا صرف تاریخ ہی بتائی ہے تو خدا تعالیٰ

کرے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ اسی مئی کی دسویں کو وہ خوشخبری کا دن بنا دے لیکن جہاں تک نظارے کا تعلق ہے میں نے جو دیکھا بعینہٖ وہی آپ کو کھول کر بتا دیا ہے۔ اس سے کیا مطلب ہے اسکی تعبیر کیا ہو سکتی ہے یہ سوچنے والی باتیں ہیں لیکن تعبیر پر بناء رکھتے ہوئے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسی تعبیر کے تعلق میں کسی نے تو یہ لکھا کہ سال کا نہ ہونا ایک انذار کا پہلو بھی رکھتا ہے۔ دیکھئے جتنے دماغ ہیں وہ مختلف رنگ میں کام کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ مجھے تو یہ ڈر ہے کہ آپکی واپسی پر کئی سال لگیں گے ورنہ خدا تعالیٰ جس طرح بعض اوقات بتا دیتا ہے کہ چند سالوں میں یہ واقعہ ہوگا یا فلاں سال ہوگا اس کی بجائے دن بتا دیا ہے اور سال کا اخفاء رکھ لیا ہے تو یہ طریق ہے یہ بتانے کا کہ ابھی کچھ وقت لگے گا تا کہ صدمہ نہ پہنچے۔ اس لئے بڑی نرمی سے آپ کو بتایا گیا ہے جس طرح کہ ایک پیار کرنے والی ماں بچے کو کوئی خبر دیتی ہے اس طرح آپ کو یہ خبر دی گئی ہے لیکن اخفا کے ساتھ اب ایک دماغ اس طرف بھی چلا گیا۔ جو سب سے زیادہ دلچسپ اور عرفان کا پہلو رکھنے والی تعبیر مجھے ملی ہے۔ وہ لاہور کے ایک دوست کی ہے جو بڑے ذہین اور فہیم انسان ہیں اور ایسے معاملات پر غور کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ لکھا کہ میں نے بہت غور کیا ہے اور میری توجہ اس طرف گئی ہے کہ یہاں نہ ظاہری تاریخ کا ذکر ہے اور نہ ظاہری جمعہ کا ذکر بلکہ سورۂ جمعہ کا ذکر ہے اور سورۂ جمعہ کی دسویں آیت بتائی گئی ہے۔

FRIDAY انگریزی میں جمعہ کا نام ہے اور The 10th, Verse (آیت) کو بھی کہہ سکتے ہیں اور چونکہ سورۂ جمعہ بارہ آیات پر مشتمل ہے اس لئے یہ گھڑی کے ساتھ عین مطابقت کھاتی ہے کیونکہ اس کے بھی بارہ اعداد ہوتے ہیں اور اگر دسویں آیت دکھانی مقصود ہو تو توجہ مبذول کروانے کے لئے گھڑی کا دسواں حصہ روشن دکھایا جائے گا۔ تو انہوں نے کہا یہ باقاعدہ ٹیلی کر رہا ہے ورنہ گھڑی کی صورت میں تاریخ دکھانے کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔ اگر تاریخ مراد ہو تو ایک تعبیر یہ بھی کی گئی۔ میں نے جب غور کیا تو اس میں مجھے کافی گہرائی نظر آتی ہے اگر چہ آپ کی طرح میری خواہش بھی یہی ہے کہ کسی معین تاریخ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی نشان ظاہر ہو اور پھر اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ ان لوگوں کے لئے بھی جو کم فہم ہیں اور ظاہری چیزوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ہدایت کو قبول کرنے کا رستہ پیدا کر دے۔ یہ خواہش تو میری بھی ہے اور تعبیر کا یہ پہلو بھی قابل غور ضرور ہے کیونکہ بعض دفعہ خدا تعالیٰ

ایک خوشخبری کو ایک سے زیادہ رنگ میں بھی پورا کر دیتا ہے۔ بہر حال جب میں نے غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ سورۂ جمعہ کے ساتھ تو جماعت احمدیہ کا بہت گہرا تعلق ہے اتنا گہرا تعلق ہے کہ کسی اور سورت سے جماعت احمدیہ کا براہ راست اتنا گہرا تعلق نہیں ہے کیونکہ اس میں آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پوری ہوئی۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کا ذکر ہے ان آخرین کا جو صحابہ سے نہیں ملے تھے لیکن ایک دن انہوں نے مل جانا تھا، اس مضمون کا ذکر ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرماتے ہیں:

ع صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

(درثمین صفحہ:۵۶)

اس مصرعہ کی بنیاد بھی اسی سورۂ جمعہ پر ہے۔ چنانچہ جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ سورۂ جمعہ تو جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت گہرا تعلق رکھتی ہے۔ نہ صرف ایک عام تعلق بلکہ کئی رنگ میں تعلق رکھتی ہے اس لیے اگر وہاں (کشف میں) میں سے سورۂ جمعہ مراد ہو اور سے مراد دسویں آیت ہو تو یہ کوئی بعید کی بات نہیں ہے۔ یہ محض کوئی ذوقی نکتہ نہیں بلکہ ایک گہرا عارفانہ نکتہ ہے۔

سورۂ جمعہ کے تعلق کو آپ دیکھیں تو اس سلسلہ میں سب پہلے آپ کو لفظ جمعہ پر غور کرنا ہوگا۔ جمعہ دراصل اجتماع یعنی اکٹھے ہونے کو کہتے ہیں۔ اس میں جمع کا مضمون پایا جاتا ہے۔ یہ وہ سورت ہے جس میں کئی قسم کی جمعیں اکٹھی ہوگئیں اور جیسا کہ میں نے آپکو بتایا ہے جمعہ کے ساتھ فضل بھی وابستہ ہیں اور وہ فضل کیا کیا ہیں؟ اس کی ادنیٰ شکلیں بھی خدا تعالیٰ نے سورۂ جمعہ میں بیان فرما دی ہیں اور اعلیٰ شکلیں بھی۔ اور یہ سورۂ ان سارے فضلوں کو بھی جمع کرنے والی ہے۔ اس میں جمع کی کئی شکلیں موجود ہیں مثلاً وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ کا ایک عام معنیٰ یہ ہے کہ جب تجارت چھوڑ کر خدا کے ذکر کے لئے اکٹھے ہو تو ذکر کے بعد دوبارہ تجارتیں شروع کر دو تو تمہیں ان میں فائدہ پہنچے گا، اللہ فضل عطا فرمائیگا اور ایک اور فضل کا بھی اس میں ذکر ہے، یہ انتہائی فضل ہے جسے فضل نبوت کہا جاتا ہے۔ چنانچہ بعثت ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ یہ جو آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہوگا اور وہ فضل جسے چاہے گا عطا فرمائیگا اور خدا تعالیٰ عظیم فضلوں والا ہے۔تو فضل کے دو کنارے بیان فرمادیئے ایک عام فضل جو دنیا کی تجارتوں کے ذریعے دنیا کے رزق کی صورت میں انسان کو ملتا ہے، ایک وہ فضل جس کی انتہا نبوت ہے اور ان سارے فضلوں کو سورۂ جمعہ نے اپنی ذات میں اکٹھا کر لیا دونوں کا ذکر فرمادیا۔ پھر سورۂ جمعہ کے ذریعے تمام دنیا کا اجتماع جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے ہونا ہے،سورۂ جمعہ کے ذریعے اس کی خوشخبری بھی دے دی گئی۔ کیونکہ مفسرین کی بھاری اکثریت یہ تسلیم کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو یہ وعدہ دیا تھا کہ وہ تمام دنیا کے ادیان پر محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو غالب کر دیگا، یہ وعدہ مسیح اور مہدی کے زمانے میں پورا ہونا ہے اور اس سورت میں جب آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا ذکر آیا تو وہ مہدی کی شکل میں ہی آیا ہے۔ پس یہ سورت عجیب طور پر جمع کے مضمون کو جمع کر رہی ہے ۔مہدی کے ذریعے تمام عالم کو جمع کیا جائیگا اور وہ جو وہ تحریک چلائے گا اس کے ذریعہ اس کا بھی اس سورت میں ذکر موجود ہے اور زمانوں کو بھی جمع کر دیا جائے گا۔ تیرہ سو سال کے فاصلے بیچ میں حائل ہونگے لیکن ایک عجیب واقعہ ہوگا کہ اگلا زمانہ پچھلے زمانے سے جمع ہوگا ۔خدا تعالیٰ کے ہر قسم کے فضل جمع ہونگے اس زمانے میں دنیاوی ترقیات بھی اتنی عظیم الشان ہونگیں کہ انہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جائیگی ۔ رزق کی بھی ایسی فراوانی ہوگی کہ حیرت ہوگی کہ انسان کو اتنا وسیع رزق بھی مل سکتا ہے اور بعض فضل ڈھونڈنے والے اپنے فضل کے تصور کی انتہا یہی سمجھیں گے کہ بس یہ دنیا کا رزق مل گیا ہے یہی اللہ کا فضل ہے اور کچھ اور لوگ ہونگے جو رضائے باری تعالیٰ کو فضل سمجھیں گے اور اس طرف ابتغاء کرینگے اور دنیا کے رزق کو چھوڑ دیں گے اور اب خدا کے فضل کو اس کی رضا میں ڈھونڈیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی راہ میں کوئی روک نہیں رکھے گا۔ان پر بھی بے انتہا فضل نازل فرماتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایسے بھی ہونگے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام کامل کا درجہ پالینگے اور انہیں مہدویت اور مسیحیت عطا ہوگی اور پھر خدا تعالیٰ ان کا ذکر کر کے فرماتا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ اے فضل کے ڈھونڈنے والو! اے فضل کے متلاشیو! یہ ہوتا ہے فضل تم کیوں ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر راضی ہوگئے ۔تم کیوں دنیا کی نعمتوں کو فضل قرار دے کر اس سے تسلی پا گئے ہو۔ فضل کا ایک یہ بھی مفہوم ہے ایک یہ بھی بلندی ہے، اسکی طرف بھی تو دیکھو

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ اس کو کہتے ہیں اللہ کا فضل يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وہ عطا کرتا ہے۔

پس سورۂ جمعہ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت ہی گہرا تعلق ہے اور اس میں ہر قسم کی خوشخبریاں عطا کر دی گئی ہیں۔ آپ کے ذریعے زمانے کی تقدیر بدلی جائے گی۔ **آپ کے ذریعہ تمام دنیا کی قوموں کو ایک ہاتھ پر جمع کیا جائے گا اور ایک نئی قسم کی اقوام متحدہ کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ اس اقوام متحدہ کی بنیاد ڈالی جائے گی جس کا ذکر سورۂ جمعہ میں ملتا ہے۔** آپ کے ذریعے مختلف زمانے اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ اور انسانوں کو ہر قسم کی نعمتیں اور رحمتیں عطا کی جائیں گی۔ کتنی عظیم الشان سورت ہے اور کتنا اس میں ذکر ملتا ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۰

کہ جب تمہیں جمعہ کے دن بلایا جائے، جمعہ کے دن سے مراد اگر ظاہری جمعہ کا دن لیا جائے تو یہ بھی درست ہے، ہر ہفتہ آپ کو بلایا جاتا ہے لیکن یہ سورت جن وسیع معانی میں جمعہ کا ذکر کر رہی ہے اگر ان معنی میں آپ اس پر غور کریں تو اس آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ، اے ایمان والو! جب خدا کی طرف سے ایک بلانے والا تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی آواز دے اور جب یہ آواز دے کہ آؤ اور میرے ذریعہ زمانوں کو بھی اکٹھا ہوتے دیکھو، اس وقت تجارتوں کو ترجیح نہ دو، اس کی آواز پر دنیا کے منافع کی قدر نہ کرو اس کی اس آواز پر، دنیا کے مقابل پر ان سب کو تج کر کے اس کی طرف دوڑے چلے آؤ، اس کی آواز پر لبیک کہو۔ اگر تم دنیا کو اس آواز کی خاطر چھوڑ دو گے اور دنیا کو اس آواز کی خاطر چھوڑ دو گے اور دنیا کے منافع کی پرواہ نہیں کرو گے تو پھر ہم تمہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم تمہیں فضلوں سے محروم نہیں کریں گے۔ اس آواز کو قبول کرنے کے بعد تم دنیا میں پھیل جاؤ گے۔ جب تم اپنا فریضہ ادا کر دو گے جب تم سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو گے پھر فرمایا فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ، قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب عبادت کے تقاضے پورے ہو جائیں، جب تم

اپنی نیتیں پوری کر دکھاؤ گے اور لبیک کہہ دو گے فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پھر خدا تعالیٰ تمہیں تمام دنیا میں پھیلا دے گا، زمین کے کناروں تک تمہیں پہنچائے گا، وہاں دنیا کے لحاظ سے بھی فضل جوئی کرو گے اور دین کے لحاظ سے بھی فضل جوئی کرو گے۔ بظاہر تم دنیا کے کاموں کے لئے بھی نکلو گے لیکن اللہ کے ذکر کے ساتھ نکلو گے۔ اگر تم صناع ہو تو صناعی کے ساتھ ذکر الٰہی بلند کر رہے ہو گے، اگر تم تاجر ہو تو اپنی تجارتوں کو ساتھ ذکر الٰہی بلند کر رہے ہو گے، اگر تم ڈاکٹر ہو تو اپنی ڈاکٹری کو ساتھ ذکر الٰہی بلند کر رہے ہو گے، اگر تم سائنسدان ہو تو سائنس کے کاموں کے ساتھ ذکر الٰہی کو بلند کر رہے ہو گے غرضیکہ تمام دنیا میں ذکر پھیلانے کا ایک ذریعہ یہ ہوگا۔

پس اس آیت میں کئی قسم کے وقف کا ذکر ہے۔ ایک وقف خاص بھی مذکور ہے کہ دنیا کے سب کام کلیۃً چھوڑ کر جب آواز آئے تو اپنی ساری زندگی خدا کے حضور پیش کر دو۔ دوسرا وقف عام کا بھی ذکر ہے کہ یہ فیصلہ کر لو کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ دنیا کو چھوڑ کر دین کی آواز پر لبیک کہنے کا یہ مطلب ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو شرائط بیعت ہیں ان میں یہ داخل ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جب خدا کے نام پر بلانے والا تمہیں عظیم جمعہ کے لئے بلائے تو تم یہ فیصلہ کر کے اس کے حضور حاضر ہو کے ہم دنیا کو ترک کر دیں گے اور جب بھی دین کے ساتھ مقابلہ ہوگا تو دین کو ترجیح دیں گے۔ فرمایا جب تم یہ عہد کر کے اس کے حضور حاضر ہو جاؤ گے پھر تمہیں اس شرط کے ساتھ اجازت مل جائے گی کہ چونکہ تم سب کچھ خدا کو دے بیٹھے ہو اب تمہارا کچھ نہیں رہا۔ اس لئے اب تم جاؤ اور پھیلو اور دنیا کے کام بھی کرو لیکن اس عزم کے ساتھ کہ دنیا کے کاموں کے ساتھ ذکر الٰہی کو نہیں بھولنا بلکہ اسے غالب رکھنا ہے۔

اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ کے فضل کو ڈھونڈو ۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ وَابْتَغُوْا کے ساتھ کثیرا کا لفظ استعمال نہیں کیا لیکن وَاذْكُرُوا اللّٰهَ کے ساتھ كَثِيْرًا کا لفظ استعمال فرمایا۔ دنیا کے کام کرو مگر ذکر الٰہی غالب رہے۔ اللہ کی محبت اور پیار تمہارے دنیا کے ہر ایک کام پر چھا جائے اور اسے مغلوب کر لے چونکہ

ابتغاءِ فضل دنیا کے معنوں میں بھی مراد ہے اس لئے میں یہ معنی لے رہا ہوں کہ دنیا کے کاموں میں خدا کا فضل ڈھونڈو لیکن کثرت کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے اس کثرت کے ساتھ کہ تمہاری دنیا کی جستجو پر غالب آ جائے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں عظیم الشان فتوحات عطا فرمائے گا۔ اس وقت بھی یہی ہو رہا ہے۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دونوں قسم کے وقف پورے کر رہی ہے۔ ایسے بھی ہزاروں لوگ ہیں جنہوں نے سب کام چھوڑ کر اپنے آپ کو کلیۃً خدمت دین کے لئے پیش کر دیا ہے اور اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیا۔ اگر جماعت ان کو چپڑاسی لگاتی ہے تو وہ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اسے بھی رحمت اور فضل کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ اگر جماعت انہیں مبلغ لگاتی ہے تو اس پر بھی خدا کا شکر ادا کرتے ہیں، اگر ماتحت لگاتی ہے تو تب بھی شکر کرتے ہیں، اگر حاکم اور افسر بناتی ہے تب بھی شکر کرتے ہیں، شکر اس بات پر نہیں کرتے کہ انہیں کیا بنایا گیا ہے شکر اس بات پر کرتے ہیں کہ ہر حالت میں ان کو قبول کر لیا گیا ہے اور انہیں اس فوج میں داخل کر لیا گیا جس کا سورۂ جمعہ میں ذکر ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہو جاؤ اور ان میں لکھو کھہا ایسے بھی ہیں جیسا کہ آپ میں سے اکثریت یہاں ایسی ہے جو اپنے دنیا کے کاموں پر نکلے ہوئے ہیں۔ اپنے وطن سے دور سکاٹ لینڈ میں۔ کبھی آپ بچپن میں سوچ بھی نہیں سکتے کہ اللہ کے فضلوں کی تلاش میں اتنی دور نکل جائیں گے لیکن خدا نے انتظام کر دیا۔ آپ جیسے کروڑوں اور لوگ ہیں جو اپنے اپنے وطنوں کو چھوڑ کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے ہیں لیکن ان میں اور آپ میں کتنا فرق ہے۔ وہ دنیا کمانے کے لئے آئے اور دنیا کما کر واپس چلے جاتے ہیں۔ پھر آپ بظاہر دنیا کمانے کے لئے آئے ہیں مگر چونکہ آپ نے ہر جگہ ذکر الٰہی کو غالب رکھا ہوا ہے اور ہر جگہ آپ خود بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں اور اس کو آگے پھیلاتے بھی جاتے ہیں ذکر الٰہی خود بھی کرتے ہیں اور ذکر الٰہی کرنیوالے بھی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں اور وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا کے اس مفہوم کو آپ ادا کر رہے ہیں۔

پس اس قسم کے بھی واقفین ہیں اور یہی نظام ہے جسکی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے رکھی گئی تھی اور جس کے نتیجہ میں سب دنیا نے فتح ہونا ہے۔ پس یہ جو اشارہ ہے کہ دسویں جمعہ اور دس یعنی Friday کے معنی اگر سورۂ جمعہ کے لئے جائیں اور 10th سے مراد

دسویں آیت مراد لی جائے تو اس میں ایک بہت بڑی خوشخبری یہ ہمیں ملتی ہے کہ وہ وقت بطور خاص آ گیا ہے جبکہ آپ نے دنیا کو کلیۃً ترک کرنے کے فیصلے کر لینے ہیں، جب اپنے عزم دہرانے ہیں، جب اس عہد بیعت کی تجدید کرنی ہے کہ ہم ہرگز کسی قیمت پر بھی اپنی دنیا کو اپنے دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیں گے۔ جہاں تک ہمارے نفوس کا تعلق ہے ہم سب کچھ چھوڑ بیٹھے ہیں اگر ہمیں اجازت ملتی ہے تو ہم دوسرے کام بھی کریں گے مگر اس عہد کے ساتھ کہ دوسرے کاموں پر ذکر الٰہی کو ہمیشہ غالب رکھیں گے۔ کثرت کے ساتھ ذکر کرتے چلے جائیں گے اور خدا کے فضل کی تلاش کرتے چلے جائیں گے۔ اب ذکر کے ساتھ جب آپ خدا کے فضل کے مضمون کو ملاتے ہیں تو فضل کا مضمون عام دنیاوی معنوں کے سوا دوسرے معنی بھی اختیار کر لیتا ہے۔ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ کا حکم عام دنیا کے انسانوں پر بھی لگتا ہے۔ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ دنیا کی چیزیں تلاش کرو، دنیا کے رزق تلاش کرو، دنیا کے عہدے تلاش کرو، دنیا کی ترقیات تلاش کرو لیکن جب خدا کے بعض بندے ذکر الٰہی کو ساتھ شامل کر لیتے ہیں تو وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا کے ساتھ اس فضل کا مضمون وسیع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ اس دنیا میں ہی اپنے دین کی سعادتیں بھی ڈھونڈ لو، اسی دنیا میں اپنے بلند دینی اور روحانی مراتب بھی تلاش کرو کیونکہ تم ذکر الٰہی ساتھ ساتھ کرتے چلے جا رہے ہو۔ خدا کا فضل محدود صورت میں تم پر نازل نہیں ہوگا۔ تم بظاہر دنیا کمانے والوں میں سے بھی خدا کے ولی پیدا ہونگے تم بظاہر دنیا کمانے والوں میں سے عظیم الشان روحانی بندے پیدا ہوں گے۔ تم بظاہر دنیا کمانے والوں میں سے خدا کے ایسے ایسے پیارے پیدا ہوں گے کہ ان کو وہ ساری دنیا پر ترجیح دے گا، اپنے علاقے کے قطب وغوث اور ولی پیدا ہوں گے۔ اگر وہ ذکر الٰہی کو کثرت سے ادا کرنے کے عہد پر پورا اترتے ہیں تو انکا فضل لا متناہی ہو جائے گا، جو فضل وہ تلاش کرتے ہیں وہ محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کی حدیں پھیل جائیں گی، دنیا پر بھی پھیل جائیں گی اور دین پر بھی پھیل جائیں گی۔ اس نقطہ نگاہ سے آپ اللہ تعالیٰ کے اس منشا کو پورا کرنے کی سعی کریں منشائے الٰہی یہ ہے کہ آج جماعت جس دور میں داخل ہوئی ہے اس میں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ کر کثرت کے ساتھ ہمیں اپنی طاقتوں کو اور اپنے ان تمام قویٰ کو جسمانی یا روحانی یا ذہنی قویٰ ہوں ان ساری طاقتوں کو جو خدا نے ہمیں عطا فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف کر دیں، دنیا کمائیں اس شرط کے

ساتھ کہ دین اس پر غالب رہے۔ یہ ایک خاص وقت آ گیا ہے اسکے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ بڑی کثرت کے ساتھ جماعت کو دنیا میں پھیلا دے گا اور دنیا کی ہر قوم کے اوپر، دنیا کے ہر دین پر حضرت محمد مصطفی ﷺ کی قوم اور آپ ہی کے دین کو غالب فرما دے گا۔

پس یہ جمعہ اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے اہمیت رکھتا ہے کہ ہم آج اس جمعہ پر یہ عہد کریں گے اس جمعہ پر یہ ارادے لے کر پھر دنیا میں پھیلیں گے۔ اگر خدا کا منشاء اس کشفی نظارے سے یہی ہے کہ جماعت سے مزید قربانی چاہتا ہے، جماعت احمدیہ کو اپنی مزید قربانی پیش کرنے کی ہدایت فرما رہا ہے تو ہم حاضر ہیں اس کے لئے بھی جو ہم سے چاہتا ہے ہم حاضر ہیں ہمارا کچھ بھی اپنا نہیں۔ ہم اسی کی خاطر زندہ رہیں گے اور اسی کی خاطر مریں گے لیکن **اپنے اس عہد سے پیچھے نہیں ہٹیں گے کہ جب تک تمام دنیا پر محمد مصطفی ﷺ کی بادشاہی کو غالب نہ کر دیں اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے**۔ اب ایک ملک نہیں ہے جس کو ہم نے اسلام کے لئے فتح کرنا ہے، دو چار یا پچاس یا سو ملک نہیں ہیں، ساری دنیا میں ایک بھی ملک ایسا نہیں چھوڑنا جہاں ہم نے اسلام کو غالب کر کے نہیں دکھانا۔ کوئی ملک بھی ایسا نہیں رہنے دینا جس کے ہر حصہ پر اسلام کو غالب نہیں کرنا، اتنے بڑے کام کو ہم نے سرانجام دینا ہے۔ اب آپ سوچیں تو سہی کہ سکاٹ لینڈ کی وسعتوں کے نقطہ نگاہ سے ہم نے یہ کام کیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے تاکید کی ضرورت ہے اس لئے آپ کو یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔ بیسیوں سال سے یہاں احمدی آباد ہیں ایک دو چار کم و بیش کبھی کم ہوئے کبھی زیادہ لیکن یہ سارا علاقہ اسی طرح پڑا ہوا ہے جس طرح کسی زمین پر ہل نہ چلایا گیا ہو Fallow Land کے طور پر۔ ابھی تک اسکی وادیاں بھی محمد مصطفی ﷺ کے نام سے بے خبر ہیں، اسکے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی بے خبر ہیں، اس کی جھیلیں بھی بے خبر ہیں اور اس کی خشکیاں بھی بے خبر ہیں۔ آج آپ سکاٹ لینڈ کے کسی کونے میں چلے جائیں اور ان سے پوچھیں کہ اسلام کیا ہے اور محمد مصطفی ﷺ کا دین کیا ہے تو ان کو پتہ ہی نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ بلند ارادے تو بہت بابرکت ہیں لیکن یہ بلند ارادے جس محنت کا تقاضا کرتے ہیں وہ محنت ہم نے ابھی شروع نہیں کی۔

آپ میں سے اکثریت ابھی تک ایسی ہے جو بار بار کی یاد دہانیوں کے باوجود داعی الی اللہ نہیں بن سکی۔ اکثریت ایسی ہے جو اگر بننا چاہتی بھی ہے تو جانتی نہیں کہ کیسے بنے۔ ان کو سلیقہ نہیں آتا،

علم سے محروم ہیں۔ بچے ہیں جن میں ولولہ پیدا ہوتا ہے لیکن ان کو پتہ نہیں کہ زرخیز مٹی بنانے میں بہت محنت کی ضرورت ہے۔ احمدی کو از سر نو زندہ احمدی بنانے کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے اور پھر ان سب کو تبلیغ میں جھونکنا اور پھر ان سے نئے نئے کام لینا اور پھر عظیم الشان فتوحات کی توقع رکھنا اور دعائیں کرنا کہ اللہ وہ دن ہمیں دکھا بھی دے بہت بڑے بڑے کام پڑے ہوئے ہیں تو آج اس افتتاح پر ان سارے امور کو مدنظر رکھ کر آپ دعائیں کریں اور یہ فیصلہ کر کے یہاں سے اٹھیں کہ سکاٹ لینڈ کو آپ نے فتح کرنا ہے۔ یہ درست ہے آپ مٹھی بھر ہیں بہت تھوڑے ہیں آپ کے مقابل پر بہت وسیع علاقہ ہے لیکن یہ کام آپ ہی کے سپرد ہے۔ سکاٹ لینڈ کی فتح کے لئے سکاٹ لینڈ کے احمدی نے اٹھنا ہے، انگلستان کے احمدی نے اٹھنا ہے، ہر ملک کے احمدی باشندے کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کو فتح کرے اور یہ کام ہے اگر آپ بلند ارادے اور ہمت کے ساتھ اس کام کو شروع کر دیں اور دعاؤں سے غافل نہ ہوں تو یہ کام آسان ہو جائے گا۔ بظاہر یہ بات بہت بڑی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی متنبہ کر دیا تھا کہ اس افتتاح کے موقع پر میں نے باتیں ویسی ہی کرنی ہیں جنہیں سن کر بعض لوگ کہتے ہیں پاگل ہو گئے لیکن مجھے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ جن آقاؤں کا میں غلام ہوں وہ بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان کو سننے والے بھی یہی کہا کرتے تھے کہ پاگل ہو گئے لیکن پاگل ہوئے بغیر فتوحات نصیب نہیں ہوا کرتیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جب تک اپنی دیوانگی کو اس حال تک نہ پہنچا دیں کہ دنیا آپ کو پاگل کہنے لگ جائے، پاگل سمجھنے لگ جائے، اس وقت تک دنیا کی فتوحات کے خواب پورے نہیں ہوا کرتے۔ یا اس رستہ کو چھوڑ دیں جس رستے پر پاگل کہلائے بغیر بات بنتی نہیں ہے اور پھر دنیا کے خزانوں کا رستہ اختیار کر لیں۔ اگر اس رستہ پر قائم رہنا ہے تو پھر وہ حرکتیں کریں، اپنی وہ ادائیں بنائیں جن اداؤں پر پتھر پڑا کرتے ہیں، جن حرکتوں کو دیکھ کر دنیا پاگل پاگل کہا کرتی ہے ان کے بغیر عظیم فتوحات نصیب نہیں ہوا کرتیں۔ آپ تو تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ کو حکم ہوا تھا کہ اے میرے بندے اٹھ اور تمام دنیا میں اعلان کر دے کہ تو دنیا کا فاتح ہے۔ ساری دنیا تیری خاطر پیدا کی گئی ہے، تیرے دین کو تمام دنیا کے ادیان پر غلبہ نصیب ہوگا۔ اُس وقت آپ کتنے تھے ایک تھے۔ ایک کو کل عالم سے جو نسبت ہو سکتی ہے اس کے مقابل پر تو آپ کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ آپ تو بیسیوں ہیں اگر ہزاروں نہیں تو دو اڑھائی سو یا تین سو کے قریب تو

ہونگے۔ یہاں سکاٹ لینڈ میں بچے اور بڑے ملا کر اتنی بڑی تعداد ہے کہ سکاٹ لینڈ کی آبادی اسکے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا تھا کہ تو ایک ہے عرب کے مقابل پر بھی بظاہر تیری کوئی حیثیت نہیں مگر میں تجھے صرف شام کی فتح کے لئے کھڑا نہیں کر رہا، میں تجھے صرف عرب کی فتح کے لئے کھڑا نہیں کر رہا، تجھے میں صرف روم کی فتح کے لئے کھڑا نہیں کر رہا، میں تجھے مشرق اور مغرب، شمال اور جنوب کا بادشاہ بناتا ہوں اور اس دنیا کا بادشاہ بھی بناتا ہوں اور اس دنیا کا بھی بادشاہ بناتا ہوں تمام عالم کو تیرے زیر نگیں کر کے دکھاؤں گا۔ اٹھ اور یہ اعلان کر دے کہ تو سب دنیا کو فتح کرنے کے لئے کل عالمین کے لئے رحمت کے طور پر آیا ہے۔ اتنے عظیم الشان مرشد ہوں جن کے، ان کے غلاموں کو بھی تو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ ویسی ہی باتیں کریں اس لئے آج یہ ارادے لیکر اُٹھیں کہ آپ نے ان خوابوں کو حقیقتوں میں بدل دینا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک مبلغ بن جائے۔ اس جگہ کو جو بظاہر آپ کو بڑی دکھائی دے رہی ہے اس کو دیکھتے دیکھتے چھوٹا بنا کے دکھا دیں اتنا چھوٹا کر دیں کہ آپ حیرت سے مڑ کر دیکھیں کہ اس جگہ کو ہم کسی زمانہ میں بڑا کہا کرتے تھے یہ تو کچھ بھی نہیں۔ پھر نئی جگہیں تلاش کریں، نئی بستیاں تلاش کریں، نئے علاقے تلاش کریں دیکھتے ہی دیکھتے پھیلیں اور بڑھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن روحانی فرزندوں میں داخل ہو جائیں جنکے متعلق آپ نے فرمایا:

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

(درثمین صفحہ: ۵۰)

ہر طرف باغ و بہار لگا دیں، ہر طرف نئی انجمنیں بنا دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے لئے، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کے لئے، اللہ کے ذکر کے لئے نئی نئی مجالس قائم ہوں، نئے نئے دور چلیں، اس علاقے کو نئی رونقیں نصیب ہو جائیں۔ یہ وہ جنتیں ہیں جن کی تمنا لئے ہم جیتے ہیں اور جن کو دیکھنے کی تمنا لئے اس دنیا سے رخصت ہونگے۔

میری دعا ہے اور آپ میرے ساتھ اس دعا میں شامل ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک

کی زندگی میں ایسی بہت سی جنتیں ہمیں دکھائے جو کسی زمانہ میں جو ہماری خوابوں کی بستیاں تھیں وہ حقیقت کی بستیاں بن جائیں ۔ وہ بڑے بڑے عظیم الشان نظارے جن کو دیکھ کر جن کے تصور میں ہم راتوں کو سویا کرتے تھے کہ خدا کرے کہ یوں ہو اور خدا کرے کہ اس بستی میں بھی اسلام غالب آجائے اور اس بستی میں اسلام غالب آجائے خدا کرے کہ یوں ہو، خدا کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں یہ باتیں پوری ہوتی دیکھیں اور جب خدا کی طرف سے ہمیں بلاوا آئے تو خدا کے حضور بہت راضی واپس لوٹیں ۔ بظاہر ہماری تمنائیں تو پاگلوں والی تھیں ، ہماری باتیں تو دیوانوں کی بڑوں کی طرح تھیں لیکن اے ہمارے آقا! اے ہمارے مالک خدا! تو نے ہماری ساری تمناؤں کو پورا کر دیا۔ ہماری دیوانگی کی بڑوں کو بھی دنیا کے فرزانوں کی باتوں سے بھی زیادہ سچا کر کے دکھا دیا۔ یہ ہے وہ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً کی واپسی جس کے لئے میری دعا ہے کہ اللہ مجھے بھی نصیب فرمائے اور آپکو بھی نصیب فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

جس دعا کا میں نے ذکر کیا تھا وہ الگ اجتماعی دعا ہوگی بلکہ نماز جمعہ میں بھی دعا کریں اور نماز جمعہ کے بعد بھی اپنے طور پر یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس افتتاح کو غیر معمولی برکتیں عطا فرمائے اور ہماری توقع سے بڑھ کر پھل لگائے۔ایک زمانہ تھا جب بشیر آرچرڈ صاحب بیچارے یہاں اکیلے تھے اور دعا کے لئے مجھے بھی بڑی بے چینی اور سخت گھبراہٹ کے ساتھ خط لکھا کرتے تھے کہ میں کیا کروں، کچھ بھی نہیں بنتا، کوئی توجہ نہیں دے رہا، جماعت بھی بالکل چھوٹی سی ہے وہ بھی نہیں آتی اور لگتا ہے میں تو اکیلا ہی چھوڑا گیا ہوں۔ اُس وقت شاید وہ یہی سمجھتے ہوں گے کہ میری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں لیکن اب دیکھ لیں اللہ کے فضل کے ساتھ رونق بھی ہے جماعت توجہ بھی کر رہی ہے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں ۔ ابھی میں نے سنا ہے کہ قریب زمانہ میں ہی ایک Scotish نوجوان خدا کے فضل سے احمدی ہوئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے لوگوں کو یونہی وہم ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہوتیں، اپنے وقت پر کرتا ہے۔ بعض دفعہ سمجھ بھی نہیں آتی کہ قبول ہو بھی رہی ہیں لیکن بعد میں ایک دم لگتا ہے کہ ساری دعاؤں کو پھل تیار ہو رہا تھا۔ تو دعائیں ضرور کریں اور کثرت سے کریں اور ان سے غافل نہ ہوں اور کرتے چلے جائیں پھر دیکھیں انشاء اللہ خدا آپ کی حقیر کوششوں کو بھی عظیم الشان پھل عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔